شیطانی آیات کا مجموعہ ''الفرقان الحق''

ترجمہ: محمد صلاح الدین عمری

(یہ مضمون مجلہ 'الفرقان' کویت میں شائع ہوا تھا اس میں مضمون نگار کا نام مذکور نہیں ہے۔ یہ مضمون محض اس لیے شائع کیا جارہا ہے کہ قارئین کو ان سازشوں کا اندازہ ہو سکے جو اسلام کے خلاف عالمی پیمانے پر کی جارہی ہیں۔ ادارہ)

(امریکہ کے دو اشاعتی اداروں (OMEGA2001 اور WINE PRESS) کے پیٹ میں مروڑ اٹھا اور اس کے نتیجے میں انہوں نے ہمارے لیے شیطانی آیات کو جنم دے ڈالا جس کا نام انھوں نے ''الفرقان الحق'' رکھا۔ یہ دراصل اکیسویں صدی کی کتابِ مقدس ہے، اسے آپ 'کتابِ امن' بھی کہہ سکتے ہیں، یا، پھر 'مذاہب ثلاثہ کا مصحف' کا نام دے سکتے ہیں۔ اس کی تدوین، ترجمہ اور اشاعت کی نگراں کمیٹی کے دو ممبروں 'الصفی' اور 'المہدی' نے اس کا مقدمہ لکھا ہے (جیسا کہ مقدمہ میں مذکور ہے)۔ ان دونوں مقدمہ نگاروں نے بتایا ہے کہ یہ 'مصحف' خاص طور پر امتِ عربیہ اور عام طور پر عالم اسلامی کے لیے ہے۔

یہ نام نہاد مصحف 'الفرقان الحق' متوسط تقطیع میں ۳۶۶ صفحات پر مشتمل ہے اور عربی و انگریزی دونوں زبانوں میں پیش کیا گیا ہے۔ اور کویت میں غیر ملکی اسکولوں میں تعلیم پانے والے ہمارے ذہین بچوں میں تقسیم کیا جارہا ہے۔ یہ غیر ملکی پبلک اسکول و مدارس نصرانیت کی تبلیغ کے لیے بہت زرخیز میدان کی حیثیت رکھتے ہیں، یہاں ہمارے جگر گوشوں پر اثر انداز ہونے اور ہماری آنے والی نسلوں کو دین حنیف سے برگشتہ اور ذہنی طور پر مفلوج کرکے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے زریں مواقع فراہم ہیں

خاص طور پر نوجوان، جو قوم کی آرزوں اور امنگوں کے مرکز اور مستقبل کے قائد ہیں۔ لہٰذا ہمارے انہیں نوخیز بچوں کی عقل پر شب خون مارنے، ان کو بدل ڈالنے، ان کو نصرانیت کے رنگ میں رنگنے، امن وسلامتی کو خطرات سے دوچار کرنے اور ان کے عقائد، اقدار اور افکار سے کھلواڑ کرنے کے منصوبہ کے تحت آہستہ آہستہ دبے قدموں یہ خطرناک کوششیں ہورہی ہیں۔ یہ دراصل ایک مخفی سرد جنگ ہے جو ہماری غفلت اور دنیاوی زندگی کی ذمہ داریوں میں ہمارے غیر معمولی انہماک اور دشمنوں کی امتِ اسلامیہ پر حریص نگاہوں کے زیر سایہ ہمارے بچوں کے اردگرد اپنا جال بن رہی ہے)۔

اس نام نہاد مصحف کا آغاز ایک زہریلے مقدمہ سے ہوتا ہے جس میں عقیدہ کے خلط ملط تصور اور نصرانی اصطلاحات ومفردات کے لبادہ میں حریتِ مذاہب کے نظریہ کو ذہنوں میں جاگزیں کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس دعوی کے ساتھ کہ: 'الفرقان الحق'، رنگ، نسل، قوم، اور مذہب کی تمیز کے بغیر ہر اس انسان کے لیے ہے جس کو روشنی کی ضرورت ہے۔

یہ مصحف ۷۷ نام نہاد سورتوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

ان گڑھی ہوئی سورتوں میں سے چند کے نام ملاحظہ ہوں: **الفاتحة، المحبّة، المسيح، الثالوث، المارقين، الصّلب، الزنى، الماكرين، الرعاة، الإنجيل، الأساطير، الكافرين، التنزيل، التحريف، الجنة، الأضحى، العبس، الشهيد وغيره .**

اس کا آغاز درج ذیل حد درجہ خطرناک اور نام نہاد بسملہ سے ہوتا ہے:

"بسم الاب الكلمة الروح الا له الواحد الاوحد.. مثلث التوحيد .. موحد التثليث ماتعدّد "

(باپ کلمہ روح الہ واحد اوحد.. مثلثِ توحید.. موحّدِ تثلیث مع نام کے تعدد سے)

اس میں الہ کے معنی میں واضح طور پر خلط ملط کرکے عیسائیوں اور مسلمانوں سب کے عقیدہ کو ملا کر جو الٰہ تیار ہوا اس کے نام سے اس نام نہاد مصحف کا آغاز کیا گیا ہے۔

پھر اس کے بعد سورۃ 'الفاتحۃ' آتی ہے جو تلبیس ابلیس کا نمونہ ہے اور اس کو قرآن کریم کی سورۃ الفاتحہ سے مطابقت پیدا کرتے ہوئے مشتبہ انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کے بعد سورۃ 'النور' اور سورۃ 'السلام' ہے۔

سورۃ 'السلام' بدترین قسم کے جھوٹ، بہتان اور واضح جعلسازی کا نمونہ ہے:

"والذین اشترو ا الضلالة بالهدی واکرهوا "عبادنا" بالسیف "لیکفروا" بالحق ویومنوا "بالباطل" اولئک هم اعداء الدین القیم واعداء عبادنا المومنین".

''اور جن لوگوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی اور ''ہمارے بندوں'' کو تلوار کے ذریعہ مجبور کیا کہ وہ حق کا ''انکار کریں'' اور ''باطل'' پر ایمان لائیں وہ لوگ دینِ قیم کے دشمن ہیں اور ہمارے مومن بندوں کے دشمن ہیں''۔

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آج مومنین کو حق کا انکار کرنے پر اللہ کے یہی دشمن یہود و نصاری مجبور کر رہے ہیں۔

پھر اسی سورہ میں اپنے سینوں میں چھپی ہوئی خباثت کو ظاہر کرتے ہوئے نصرانیت کا بیان اِن الفاظ میں کیا گیا ہے جو سراسر اللہ پر جھوٹ اور افتراء ہے۔

''اے لوگو! تم مردہ تھے، ہم نے تم کو انجیلِ حق کے کلمہ سے زندہ کیا.....
پھر ہم تم کو 'الفرقان الحق' کے نور سے زندہ کریں گے''۔ ۱؎

پھر اس سورۃ کی ہر آیت میں تحریف اور آیات قرآنیہ سے کھلواڑ کیا گیا ہے۔

اللہ پر جھوٹ باندھتے اور بہتان گڑھتے ہوئے وہ کہتے ہیں:

''تم نے ہم پر جھوٹ گڑھا کہ ہم نے شہر حرام میں قتال حرام کر دیا ہے پھر ہم نے منسوخ کیا اس کو جو ہم نے حرام کیا (تھا) پس ہم نے اس میں قتال کبیر حلال کر دیا''۔ ۲؎

اس طرح وہ اشہر حُرم میں اپنے لیے قتال کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ شاید اس

سے ان کی مراد اس جنگ سے ہے جو انہوں نے ماہ رمضان اور حال ہی میں حرام مہینوں میں چھیڑی تھی۔

پھر یہی کفران و بہتان ان کی نام نہاد سورۃ ''التوحید'' میں بھی جاری رہتا ہے:

"وما كان لكم ان تجادلوا عبادنا المومنين فى ايمانهم وتكفروهم بكفركم فسواء تجلينا واحدا او ثلاثة او تسعة وتسعين فلا تقولوا ماليس لكم به من علم وانا اعلم من ضل عن السبيل".

''تمہارے لیے مناسب نہیں تھا کہ ہمارے مومن بندوں سے ان کے ایمان کے بارے میں بحث ومباحثہ کرو اور اپنے کفر سے ان کو کافر گردانو، پس ہم ایک میں تجلّی کریں یا تین میں یا ننانوے میں تم وہ بات مت کہو جس کا تم کو علم نہیں اور میں زیادہ جانتا ہوں کہ کون راہ سے بھٹک گیا ہے''۔

ان کے گناہ گار ہاتھوں کی رقم کردہ سورۃ 'المسیح' میں ہے:

"وزعمتم بان الانجيل الحق محرف بعضه فنبذتم جله وراء ظهوركم"

''اور تم نے گمان کیا کہ انجیل حق کا کچھ حصّہ تحریف کردہ ہے تو تم نے اس پوری (انجیل) کو اپنے پس پشت ڈال دیا''۔

اس کے ذریعہ وہ قرآن کے اس بیان کا انکار کررہے ہیں جس میں انجیل و توریت میں ان کی تحریف کا بیان ہے۔

اس کے بعد مسلمانوں پر نفاق کا الزام لگاتے ہوئے وہ کہتے ہیں:

"وقلتم آمنّا بالله وبما اوتى عيسى من ربه ثم تلوتم منكرين .. ومن يبتغ غير ملتنا دينا فلن يقبل منه .. وهذا قول المنافقين".

''اور تم نے کہا کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو عیسیٰ کو اس کے رب کی جانب سے دیا گیا، پھر تم نے انکار کرتے ہوئے تلاوت کی ... اور جو ہماری ملّت کے علاوہ کسی دین کا طلب گار ہوا تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا... اور یہ منافقین کا قول ہے''۔

مسلمانوں کے اتباعِ اسلام کی مذمت کرتے ہوئے اور اللہ کے قول ''وَمَن یبتغِ غیرَ الاسلا دیناً فَلَنْ یُقْبَلَ مِنْهُ وهو فی الآخرة من الخَاسرین '' (آل عمران: ۸۵) کا انکار کرتے ہوئے انہوں نے مندرجہ بالا آیت گڑھی ہے۔

سورۃ ''الصلب'' میں کفر کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں:

''انّما صلبوا عیسی المسیح ابن مریم جسداً بشرا سویّا وقتلوه یقیناً ''.

''انہوں نے عیسیٰ بن مریم کو جسمانی و بشری طور پر سولی پر چڑھایا اور یقیناً اس کو قتل کیا۔''

اس آیت میں وہ اللہ کے قول ''وَمَا قتلوهُ وماصلبوهُ ولکن شبّه لهم '' (النساء: ۱۵۷) کی تردید کررہے ہیں۔

سورۃ ''الثالوث'' میں وہ دعویٰ کرتے ہیں:

''ونحن اللّٰه الرحمن الرحیم ثالوث فرد اله واحد لاشریک لنا فی العالمین ''.

''اور ہم اللہ رحمٰن رحیم ثالوث (تین سے مرکب) فرد، الٰہ واحد ہیں، عالمین میں ہمارا کوئی شریک نہیں''۔

کیا کوئی بچہ بھی اس سادہ سے ثالوثی سیاق میں اللہ عز وجل کی وحدانیت کی تصدیق کرے گا؟ اور وحدانیت و ثالوثیت میں کون سی ممکنہ برابری ہوسکتی ہے؟ اور پھر اس خاتمہ کے ساتھ کہ اس کا کوئی شریک نہیں؟

اسی سورۃ میں اللہ کے اسماء حسنیٰ اور صفات سے کھلا انکار کرتے ہوئے بڑی

ڈھٹائی سے کہتے ہیں:

"ان اهل الضلال من عبادنا اشركو بنا شركاً عظيماً فجعلونا تسعةً وتسعين شريكاً بصفات متضاربة واسماء للانس والجان يدعونني بهاوما انزلنا بها من سلطان .. وافتروا علينا كذباً باننا الجبار المنتقم المهلک المتكبر المذل .. وحاشا لنا ان نتصف بافک المفترين ونزهنا عما يصفون ."

ہمارے بندوں میں سے گمراہوں نے ہمارے ساتھ شرک عظیم کیا ہے، پس انھوں نے ہمارے مختلف صفات کے حامل، ننانوے شریک ٹھہرائے اور جن وانس کے ناموں سے ہم کو پکارتے ہیں اور ہم نے ان میں کوئی حجت نہیں نازل کی ہے۔ انھوں نے ہم پر جھوٹ گڑھا کہ جبار، منتقم، مہلک، متکبر، مذل ہوں، حاشا لنا کہ ہم بہتان تراشی کرنے والوں کے جھوٹ وبہتان سے متصف ہوں۔ اور ہم اس سب سے پاک وصاف ہیں، جو وہ بیان کرتے ہیں۔

یہ کون سا اور کیسا مصحف ہے جو قرآن میں وارد اللہ کے قول کا انکار کررہا ہے۔ اللہ کہتا ہے"**ولِلّٰه الأسماء الحسنى فادعوه بها** "(الاعراف:۱۸۰)(اور اللہ کے لیے ہیں سب نام اچھے سو اُس کو پکارو وہی نام کہہ کر) اور"**هو اللّٰه الذى لا اله اِلاّ هو الملک القدّوس السلٰم المؤمن المهيمن العزيز الجبّار المتكبّر سُبحان اللّٰه عمّا يُشركون** "(الحشر:۲۳) وہ اللہ ہے جس کے سوائے بندگی نہیں کسی کی وہ بادشاہ ہے پاک ذات، سب عیبوں سے سالم، امان دینے والا، پناہ میں لینے والا، زبردست دباؤ والا، صاحب عظمت، پاک ہے اللہ ان کے شریک بتلانے سے)۔

سورۃ "الموعظۃ" میں ان کفار کے دلوں میں چھپی ہوئی باتوں اور سینوں میں پوشیدہ بدطینتی، جہاد سے ان کے خوف اور مسلمانوں کے عقائد اور ان کے علاقوں میں

بزدلی، پست ہمتی، ضعف، مغلوبیت اور شکست خوردگی کی ذہنیت کو پھیلانے کی زبردست خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"وزعمتم بأنّا قلنا قاتلوا فی سبیل اللّٰہ وحرضوا المومنین علی القتال وما کان القتال سبیلنا وما کنا نحرض المومنین علی القتال إن ذلک الا تحریض شیطان الرجیم لقوم مجرمین".

"اورتم نے سمجھا کہ ہم نے کہا: اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور مومنوں کو قتال پر آمادہ کرو، حالانکہ قتال ہماری راہ نہیں تھی ہمارے لیے مناسب نہیں تھا کہ ہم مومنین کو قتال پر ابھارتے یہ سب مجرم قوم کے لیے شیطانِ رجیم کی اشتعال انگیزی ہے"۔

کیا جہاد جرم قرار پا گیا ہے؟ اور کیا مومنین کو اللہ کی تحریض شیطان رجیم کا قول قرار دے دیا گیا ہے؟ اللہ، جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں، اس سے بہت بلند و بالا ہے۔

جھوٹ کے پلندہ سورہ 'الصلاح' میں وہ اللہ پر بہتان تراشی کرتے ہوئے کافروں سے دشمنی کی نفی اور گمراہوں و ملحدوں سے براءت کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"یا ایھا الذین ضلّوا من عبادنا ھل ندلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تحابوا ولاتباغضوا واحبّوا ولا تکرھوا اعداء کم، فالمحبۃ سنتا وصراطنا المستقیم.. وسکوا سیوفکم سککا ورماحکم مناجل ومن جنی ایدیکم تاکلون".

"اے وہ لوگو جو ہمارے بندوں میں سے گمراہ ہوگئے ہو کیا ہم تم کو بتائیں اس تجارت کے بارے میں جو تم کو عذابِ الیم سے نجات دے، آپس میں محبت کرو، بغض مت کرو، اپنے دشمنوں سے محبت

کرو نفرت مت کرو۔ پس محبت ہمارا طریقہ ہے اور ہماری صراط
مستقیم ہے... اپنی تلواروں سے ہل (کھیت جوتنے کا آلہ) ڈھال
لو اور اپنے نیزوں کی درانتی بناڈالو اور اپنے ہاتھوں سے چُن کر
کھاؤ"۔[۳]

وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان اہل جزیہ اور نچلے درجہ کے ہو جائیں، محض کاشتکار اور دنیا والے بن کر رہ جائیں۔۔۔اور ہتھیاروں کی فیکٹریاں ان کے قبضہ میں رہیں اور طاقت صرف ان کی ملکیت ہو۔قرآن میں تو اللہ فرماتا ہے"أعدوا لهم مااستطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدوالله وعدوكم "(الانفال:٦٠)

اس سورۃ میں قرآن عظیم کا انکار کر کے وہ اللہ کے خلاف حد سے بڑھتے ہوئے جرم اعظم کا ارتکاب کرتے ہیں اور فرمان خداوندی کو شیطان کی طرف منسوب کرنے کی مکروہ اور گستاخانہ جرأت کرتے ہیں۔

"ولا تطيعوا امر الشيطان ولا تصدقوه ان قال لكم :
كلوا مما غنمتم حلالاً طيباً واتقوا الله أن الله
غفوررحيم".

"اور شیطان کے حکم کی اطاعت مت کرو اور اس کی تصدیق مت کرو
اگر وہ تم سے کہے"کھاؤ جو تم کو غنیمت میں ملا حلال ستھرا اور ڈرتے
رہو اللہ سے بیشک اللہ ہے بخشنے والا مہربان"۔[۴]

اس نام نہاد سورۃ میں وہ اللہ کے دشمن کفار سے قتال کے بارے میں طاقت کے استعمال کی نکیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"وكم من فئة قليلة مومنة غلبت فئةً كثيرةً كافرة
بالمحبة والرحمة والسلام".

"اور کتنی ہی بار تھوڑی سی مومن جماعت بڑی کافر جماعت پر غالب
ہوئی ہے محبت رحمت اور امن کے ذریعہ"[۵]

پھر طہر کو نجاستوں او رخبث کے مساوی اور نکاح کو زنا کے مساوی قرار دیتے ہوئے سورۃ 'الطہر' میں کہتے ہیں:

''اور نجاست اور خون حیض اور محیض اور پائخانہ اور تیمم اور نکاح اور چھوڑنا اور مارنا اور طلاق نہیں ہیں مگر ایک پلیدگی کا ڈھیر جس کو شیطان نے تمہاری زبان پر پھینکا ہے اور یہ ہماری وحی سے نہیں ہے اور ہم نے اپنی طرف سے اس کی کوئی حجت نازل نہیں کی''۔

اس سورۃ میں وہ اللہ کی نازل کردہ بیّنات کے تئیں انتہائی سخت کفریہ رویہ اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''اور تم نے جھوٹ گڑھا کہ زنا کے قریب مت جاؤ، یہ فحش اور برا راستہ ہے...اور تم نے حکم دیا اس کے ارتکاب کا دو دو اور تین تین اور چار چار یا جو تمہاری ملکیت میں ہیں اور تم پر کوئی حرج نہیں ہے اگر تم عورتوں کو طلاق دو ، تو اگر تم انہیں طلاق دے دو تو پھر اب وہ تمہارے لیے حلال نہیں ہیں حتی کہ وہ تمہارے علاوہ دوسرے شوہروں سے نکاح کریں ...تو کیا اس کے بعد بھی کوئی زنا فحش اور فجور ہے''۔[۶]

جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اللہ اس سے بہت بلند وبالا اور پاک ہے۔ وہ تعدد ازواج کو زنا شمار کررہے ہیں اور اسی طرح طلاق کو تعالیٰ اللہ عمّا یقولون علوّاً کبیراً ۔

اللہ پر جھوٹ گڑھنے اور الزام تراشی کی ایک اور مثال نام نہاد سورۃ 'الغرانیق' میں دیکھیے۔ گویا یہ سورۃ قرآن کریم کی سورۃ 'النجم' کی بدل ہے جس میں واضح طور پر تحریف کی گئی ہے:

''یا یھا الذین کفروا من عبادنا لقد ضل رائد کم وقدغوی.. ان ھو الا وحی افک یوحی .. علّمه مرید القوی.. فرای من مکائد الشیطان الکبری کلما مسّه

طائف من الشیطان زجره صحبه فاخفی ماابدی..واذا خلابه قال انی معک فقد اتخذالشیطان ولیاً من دوننا فلا یقوم الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس اذ نزل علیه رجزاً.

''اے وہ لوگوں جنہوں نے ہمارے بندوں میں سے کفر کا ارتکاب کیا ہے، تمہارا رہنما گمراہ ہوگیا ہے اور بھٹک گیا ہے۔۔۔ وہ نہیں ہے مگر جھوٹ کی وحی جو اس کو کی جاتی ہے۔۔۔ اس کو طاقتوں کے طلبگار نے تعلیم دی ہے۔۔۔ تو اس نے دیکھیں شیطان کی عظیم خباثتیں۔ جب بھی اس کو شیطان کے سایہ نے مس کیا اس کے ساتھیوں نے اس کو ڈانٹ دیا تو اس نے چھپایا جس کو ظاہر کیا۔۔ اور جب اس کے ساتھ تنہائی میں ہوا تو بولا: میں تیرے ساتھ ہوں، پس اس نے شیطان کو اپنا دوست بنایا ہم کو چھوڑ کر۔۔تو وہ نہیں کھڑا ہوتا ہے مگر اس کی طرح جس کو شیطان اپنے مس سے دیوانہ مخبوط الحواس کردیتا ہے جب اس پر عذاب نازل کرتا ہے''۔

اس سے زیادہ واضح کفر اور نمایاں شرک کیا ہوسکتا ہے اور اس سے زیادہ زیادتی اللہ و رسول ﷺ پر کیا ہوسکتی ہے، اور اس سے بڑھ کر انکارِ اسلام کیا ہوسکتا ہے۔

پھر اسلام پر عورت کی شخصیت کو پامال کرنے کا وہی الزام لگایا گیا ہے جو مغربی حقوق انسانی تحریکات لگاتی رہی ہیں کہ اسلام نے عورت کو خرید و فروخت کا اسباب بنا رکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

''اور وہ تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ۔ یہ ظلم و بدکاری ہے تو کہاں ہے عدل اور خلق کریم؟ اور ہم نے تمہاری تخلیق ایک آدم اور ایک حوا سے شروع کی پس تم زنا کے شرک سے توبہ کرو اور اپنے نفوس کو ایک ایک بیویوں تک محدود کرو۔ ایک شوہر کے لیے ایک بیوی اور جو اس سے زیادہ ہے وہ شیطان رجیم کی طرف سے ہے۔ پس

عورت تمہاری شریعت سے نصف کی وارث ہے اور مرد کے لیے دو عورتوں کے حصّہ کے مثل ہے، اور وہ نصف شاہد ہے، پس اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، چنانچہ مردوں کے لیے ان (عورتوں) پر ایک درجہ حاصل ہے۔ اور یہ ظالموں کا عدل ہے...... اور جب ان سے تم کو فتنہ کا خوف ہوتا ہے تو غیرت سے تم ان کو محبوس کر دیتے ہو اپنے اس قول کے ذریعہ: ''اپنے گھروں میں ٹھہری رہو''۔ سن لو، ظالموں کا یہ بدترین فیصلہ ہے۔ پس تم کون سے اسباب کی خرید وفروخت کر رہے ہو، کسی چوپایہ کی تم نے ملکیت حاصل کی ہے اور کس کو سدھار رہے ہو اور کس کی تدبیر وانتظام کر رہے ہو۔

اسلام کی تعدد ازواج کہ مرد دو دو تین تین اور چار چار سے شادیاں کر سکتا ہے اور اسلام کے طلاق کو ازدواجی زندگی کی انتہائی پریشانیوں کی صورت میں جائز قرار دینے پر ان کو انتہائی ناراضگی اور غصہ ہے۔ اسی طرح میراث کے سلسلہ میں شریعتِ اسلامی کے قواعد وقوانین کی بھی وہ مذمت کر رہے ہیں۔

سورۃ 'الزنی' میں وہ اللہ پر جھوٹ گڑھتے ہوئے کہتے ہیں:

''اے میرے گمراہ بندوں میں سے زنا کارو! تم نے اپنے نفوس کو زنا کی تحریک دی ہے اور عورتوں سے جو بھی تم کو اچھی لگیں دو دو اور تین تین اور چار چار یا جو بھی تمہاری ملک میں ہوں، پس تم نے انجیل حق میں ہماری سنت کی مخالفت کی کہ ''جس نے کسی عورت کی جانب شہوت کی نظر سے دیکھا تو اس نے اپنے سقیم قلب سے اس کے ساتھ زنا کیا اور جس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسری کو شریک کیا تو اس نے زنا کیا اور اس عورت کو زنا وبدکاری میں مبتلا کیا''۔

سورۃ ''المنافقین'' میں وہ اللہ عزوجل کو (نعوذ باللہ) شیطان سے تعبیر کرتے ہیں؛ **تعالی اللہ عما یصفون**: ''اور تم نے مکر کیا اور شیطان نے مکر کیا اور شیطان بہترین مکر کرنے والا ہے...... اور شیطان نے تمہارے قلوب پر، تمہارے کانوں پر اور تمہاری نگاہوں

پر مہر لگادی ہے، پس تم ایسی قوم ہو جو سمجھتے نہیں ہو۔۔'' ؎

اپنی نام نہاد سورۃ 'الجزیہ' میں وہ قتال و جزیہ کی نفی کرتے ہوئے اللہ پر بہتان تراشی کرتے ہیں:

''اور تم نے سمجھ رکھا ہے کہ ہم نے کہا: ان لوگوں سے جنگ کرو جو دین حق کو نہیں تسلیم کرتے، ان لوگوں میں سے جن کو کتاب دی گئی ہے حتی کہ مغلوب و پست ہو کر وہ جزیہ ادا کریں...... اے ہمارے بندوں میں سے گمراہ لوگو! دین حق بس 'انجیل' کا دین ہے اور اس کے بعد 'الفرقان الحق' کا دین ہے پس جس نے اس کے علاوہ کسی دین کو طلب کیا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں ہوگا اس نے دین حق کا انکار کر کے کفر کیا ہے۔

ان کی یہ شدید خواہش ہے کہ ہم قرآن اور اللہ کی آیات سے انکار کردیں اور ان کی محرّف انجیل کی اتباع کریں اور ان کی جھوٹ کے پلندہ الفرقان کی اتباع کریں۔ لیکن ان کی یہ خواہش (انشاء اللہ) کبھی پوری نہیں ہوگی۔

ان شیطانوں کی بنا کردہ ایک سورۃ 'الضالین' کے عنوان سے ہے جس میں انہوں نے اللہ کی وحدانیت سے انکار کرتے ہوئے اس کے شریک ٹھہرائے ہیں:

> ''اور شیطان نے اپنے ہمنواؤں سے کہا: میں تمہارا یکتا رب ہوں، نہ میں نے جنا اور نہ میں جنا گیا اور نہ تمارے درمیان میرا کوئی ہمسر ہے۔۔۔ پس میں مَلک، جبّار، متکبّر، قہّار، قابض، مذلّ، ممیت، منتقم، ماکر، ضارّ اور مغنی ہوں۔۔۔ میں نے تمہارے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان (باغات) میں خمر (شراب)، نوخیز لڑکے، عورتیں اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہیں اور ہر وہ چیز جس کی تم خواہش کرو۔۔۔ خبردار ہو! شیطان بڑا بُرا رب ہے اور اس کے باغات بہت بُرے ہیں اور اس کے ہمنوا کافروں کے لیے تباہی ہے۔''

یہ دراصل ضلال و گمراہی میں ان کا اپنا یقین ہے۔ یہ دراصل اللہ کی راہ میں

جہاد کرنے والوں سے ان کا خوف ہے کہ وہ اللہ کی ہر اس آیت کی نفی کررہے ہیں جس میں قتال کا ذکر ہے یا جس میں صفات جبروتی اور دشمنوں کے لیے صفات قہاری کا ذکر ہے۔۔ معاملہ صرف یہیں تک موقوف نہیں بلکہ اس سے اور آگے جنت اور اس کی آسائشوں کا انکار، اس کی نہروں کا انکار اور حوروں سے انکار تک پہونچتا ہے۔۔اللہ ہم کو کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

قرآن کی آیت: ''**یقاتلون فی سبیل اللّٰہ فیقتلون ویُقتلون** ''(لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر مارتے ہیں اور مرتے ہیں) کے مقابلہ میں انہوں نے اسی سورۃ میں یہ بہتان تراشی کی ہے:

> ''اے وہ لوگو جو ہمارے بندوں میں سے گمراہ ہوگئے ہو تم اپنے آپ کو بشارت دیتے ہو کہ تمہارے لیے جنّت ہے تم مارتے ہو اور مرتے ہو ہماری راہ میں، تم گمراہ ہوگئے ہو کہ اپنی بشارت کی تصدیق کرتے ہو، ہماری راہ تو رحمت ومحبت اور سلامتی کے علاوہ کچھ نہیں۔''

انتہائی گمراہیوں میں سے یہ ہے کہ انہوں نے نور کو ظلمت (اندھیری) اور ظلمت وگمراہی کو نور میں بدل دیا ہے۔ چنانچہ سورۃ ''الإخاء'' میں وہ کہتے ہیں:

> ''اے لوگو تم پر شیطان کی گمراہ کن آیات تلاوت کی جاتی ہیں تاکہ تم کو نور سے ظلمات کی طرف لے جائیں پس تم شیطان کی وحی کی پیروی مت کرو اور اس کو اپنا سخت بدترین دشمن قرار دو''۔

اپنی جعلی سورۃ 'الانبیاء' میں انہوں نے انجیل وتوریت کا دفاع کرتے ہوئے کہا ہے:

> ''اور تم نے اپنے لغو سے توریت وانجیل حق کے قول کو چھوا تو حق کو باطل سے ملا دیا اور ایمان کو کفر سے ملا دیا اور تم نے ایسے اقوال گڑھ لیے جن کی کوئی حجت ہم نے نازل نہیں کی''۔

اللہ پر الزام تراشی، بہتان طرازی اور جھوٹ باندھنے کا یہ سلسلہ اسی حد تک نہیں

بلکہ رسول کریم ﷺ پر جھوٹ گڑھنے کے الزامات لگاتے ہوئے اسی سورۃ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں العیاذ باللہ ''رسول افاک'' کی تعبیر استعمال کرتے ہیں، آپ ﷺ پر ساحر ہونے کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ شیطان رجیم کا رسول ہے کافروں کے واسطے۔

سورۃ ''الامیین'' میں کہتے ہیں:

''وہی ہے جس نے امیوں میں انہیں میں سے رسول بھیجا، وہ ان پر اس کی آیات تلاوت کرتا ہے پس انہوں نے اس کی اتباع کی، نہیں اتباع کرتے ہیں وہ مگر ظن کی اور بیشک ظن حق کے سلسلہ میں کچھ کام نہیں آتا''۔

سورۃ ''الصلاۃ'' میں نماز، مساجد اور لوگوں کو مساجد سے روکنے کے سلسلہ میں وہ کہتے ہیں:

''بغیر نماز کے ایک اچھائی، نماز کے ساتھ برائی سے بہتر ہے۔۔ جو لوگ سڑکوں کے کونوں گوشوں میں اور مساجد میں نماز قائم کرتے ہیں ریاکاری سے تاکہ لوگ انہیں مشاہدہ کریں یہ لوگ منافق ہیں۔۔ جو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اور دروازہ بند کر لے''۔

اللہ تو فرماتا ہے ''ومن اظلم ممن منع مساجداللّٰہ أن یذکر فیھا اسمہ'' (سورۃ البقرۃ ۱۱۴)

(اور اس سے بڑا ظالم کون جس نے منع کیا اللہ کی مسجدوں میں کہ لیا جاوے وہاں نام اس کا)

ان کی تیار کردہ سورۃ ''الملوک'' میں بھی قتال فی سبیل اللہ سے انکار کیا گیا ہے:

''اور تم نے سمجھا ہے کہ ہم نے کہا: اللہ کی راہ میں قتال کرو اور جان لو کہ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ خبردار ہو جو قتل کا حکم دیتا ہے وہ

سننے والے جاننے والے اللہ کی طرف سے نہیں بلکہ کمینے شیطان کی جانب سے ہے''۔

اس جھوٹ کے سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے سورۃ ''الطاغوت'' میں لکھتے ہیں:

''اور انہوں نے ہماری زبان میں افترا پردازی کی کہ ہم نے مومنین کی جانوں کو اس کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کے لیے جنت ہے کہ وہ ہماری راہ میں جنگ کریں، یہ وعدہ ہو چکا ہمارے ذمہ پر سچا انجیل میں ۔۔۔خبردار ہو کہ افترا پردازی کرنے والے جھوٹے ہیں۔۔ہم مجرموں کے نفوس کو نہیں خریدا کرتے ان کو تو شیطان لعین نے خریدا ہے۔۔ اور منافقوں نے ان کو بری کرتے ہوئے کہا: اور تم نے ان کو نہیں مارا لیکن اللہ نے ان کو مارا ۔۔۸ خبردار ہو! ہم اپنی عیال کو قتل نہیں کرتے، ہم قاتلوں اور زیادتی کرنے والوں سے اچھا حساب لیں گے''۔

سورۃ ''الشہادۃ'' میں اپنے الٰہ کے لیے تجسید و تمثیل ثابت کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کے لیے ابوۃ (پدریت) اور بنوۃ (فرزندیت) کی نسبت کرتے ہیں:

''اور تمہارے سامنے حق مشتبہ ہو گیا اور تم نے تجسید کے کوئی معنی نہیں سمجھے اور ابوۃ و بنوۃ کی کوئی معنویت تم نے نہیں سمجھی اور قربانی کا کوئی مقصد تمہاری سمجھ میں نہیں آیا اور روح کے معاملات کا علم تم کو نہیں ہوا''

سورۃ ''المشرکین'' میں وہ اپنے کفر و گمراہی میں بالکل بدمست ہو جاتے ہیں اور عقل و خرد سے یکسر عاری ہو کر کہتے ہیں:

''پس اس نے ہم سے شرک کیا جس نے ہمارے بندوں کی اطاعت کو ہم سے شریک کیا جب اس نے کہا: جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور یہ شرک عظیم ہے۔۔۔

اور اس نے ہم سے شرک کیا جس نے ہمارے بندوں کی تعمیل کو ہم سے شریک کیا جب اس نے تلاوت کی: اللہ اور رسول کے احکام کی تعمیل کرو، اور مشرک کی تعمیل مشرکین ہی کرتے ہیں۔۔ اور اس نے ہم سے شرک کیا جس نے ہمارے بندوں کے حکم میں ہم کو شریک کیا جب اس نے کہا: جب تم کسی بات میں اختلاف کرو تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ۔۔ پس وہ انصاف کا فیصلہ کیونکر کرسکتا ہے جو ہمارے مومن بندوں پر ظلم کرتا ہو۔۔ اور ہم سے شرک کیا اس نے جس نے اپنی غنیمتوں اور حصوں میں ہم کو شریک کیا جب اس نے تلاوت کی: انفال اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے، اور ہم ظلم و زیادتی کرنیوالوں اور مجرموں کی چھینی ہوئی چیزوں سے بے پرواہ ہیں !! اور ہم سے شرک کیا اس نے جس نے ہمارے بندوں کی براءت کو ہم سے شریک کیا جب اس نے تلاوت کی ''اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے براءت ہے۔ اور اس نے ہم سے شرک کیا جس نے ہم سے صدق کو شریک کیا جب اس نے تلاوت کی: تحقیق اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا، اور وہ سچ کیونکر بول سکتا ہے جو جھوٹوں میں سے ہو''۔

سورۃ ''الکبائر'' میں مومنین کے قلوب میں جنت کی صورت کو مسخ کیا گیا ہے:

''اے وہ لوگو جنہوں نے ہمارے گمراہ بندوں میں سے کفر کیا۔۔ تحقیق تم نے ہماری جنتوں کو زانیوں کا آخری ٹھکانا بنادیا ہے اور قاتلوں کی منزل قرار دیا ہے اور زانی عورتوں کے نجاست بھرے کمرے بنادیا ہے اور مجرموں و مے نوشوں کے فسق و فجور کا گھر بنادیا ہے۔ پس تمہاری علامت کفر و شرک و زنا، لڑائی و قتل و غارت، چھین جھپٹ، غلام بنانا، جہل اور نافرمانی ہے۔ جن لوگوں نے انکار کیا

اس سے جو ہم نے انجیل میں کہا ہے...... اور ہمارے مومن بندوں کو قتل کیا تو دنیا و آخرت میں ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔ اور جس نے انجیل حق اور الفرقان الحق کے علاوہ کسی رہنما کتاب کو طلب کیا تو وہ اس سے قبول نہیں ہوگی۔"

نام نہاد سورۃ 'الاضحیٰ' میں انہوں نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے اور یہ انکار تو اس رسوائے زمانہ کتاب کی سطر سطر سے عیاں ہے:

"اور تم نے کہا: وہ اللہ کے پاس سے ہے اور وہ ہمارے پاس سے نہیں ہے۔"

اسلام میں قربانی اور اس کی معنویت سے کلّی طور پر انکار کرتے ہوئے انہوں نے اس پر واضح اعتراضات کیے ہیں۔ اسی سورۃ میں ہے:

"اور اے ہمارے گمراہ بندوں میں سے اہل عدوان۔۔ تم جانوروں کے خون بہاتے ہو اور قربانی کرتے ہو، ہمارے پاس سے رحمت و مغفرت کی طلب کرتے ہو ان اعمال پر جن کو تم قتل، زنا، گناہ اور عدوان کی شکل میں انجام دیتے ہو۔ حق و ایمان کی قربانی پاک دل ہے جس سے ہمارے بندوں کے لیے رحمت، محبت اور سلامتی پھوٹتی ہے اور وہ جانوروں کے لیے نرم دل ہوتے ہیں"۔

واللہ، انہوں نے اپنی نام نہاد کتاب میں اللہ پر جو تہمت و بہتان تراشیاں کی ہیں، میں نے ان میں ایک حرف کا بھی اضافہ نہیں کیا ہے...... جیسے جیسے میں ان شیطانی آیات کو پڑھتا گیا ان کافروں کے لیے میرے دل میں انتہائی سخت غضب و غصہ بڑھتا گیا۔ میرا وجود ہل کر رہ گیا، بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور جسم کانپنے لگا، برخلاف سورۃ 'المحرفین' میں ان کے اس دعوی کے کہ "جو الفرقان الحق پڑھے گا ہم اس کے اور کافروں کے درمیان ایک مخفی پردہ قائم کر دیں گے اور مومنوں کے دلوں میں سکینت اتار دیں گے۔"

اللہ کی قسم، میں نے شیاطین کو اپنے اردگرد جھپٹتے ہوئے محسوس کیا۔۔ اور اپنی زبان میں "اِن کفریات سے، گرہ لگتے ہوئے محسوس کیا اور اس کے بعد بیان کی قوت نہیں!

اب مزید اس ملعون شیطانی ناپاکیوں کو پڑھنے کی مجھ میں سکت نہیں۔ بیشک اللہ اپنی کتاب کی حفاظت پر پوری طرح قادر ہے۔

''وانا له لحافظون ''(اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں)

یوں ہم نے عیسائیوں کے اس جدید مصحف کی ، جس میں انہوں نے اللہ پراتہامات اور جھوٹے الزامات شامل کیے ہیں ، چند شیطانی آیات کی روشنی میں اپنا اور آپ سب کا جائزہ لیا۔

مدّعی نبوت اور آیات کو گڑھنے والا خواہ مسیلمہ کذاب ہو، سجاح ہو ، سلمان رشدی ہو یا تسلیمہ نسرین ہو یا کوئی اور......وہ شیطان کے مددگار اور اللہ سے کفر کرنے والوں کے درجہ سے آگے نہیں جاسکتا، وہ خود اپنا دشمن ہے، ان سب کو جہنم کافی ہے اور برا ٹھکانا ہے۔

شیطان کے مددگار جو بھی سازشیں کریں ، ان کی ناپاک انگلیاں جو بھی رقم کریں اور ان کے ملعون پنجے جو بھی لکھیں ، ہم کو پورا یقین و اطمینان ہے کہ اللہ اپنے معاملہ میں غالب رہے گا ، اور کامیابی وغلبہ اسی دین کو حاصل ہوگا۔ اور اللہ کے وعدوں پر ہمارا ایمان پختہ ویقینی ہے۔''انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون ''(ہم نے آپ اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم آپ اس کے نگہبان ہیں)۔۔اور اللہ ہم کو کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اللہ اور اس کے رسول کی مدد کیجئے۔۔

اس نام ونہاد جھوٹ کا پلندہ کتاب میں سلسلۂ کلام کے بعد ہم کو چاہئے کہ ہم اپنے پیغام میں حق بات کو کھلم کھلا واضح طور پر بیان کریں، اور ہر اُس شخص سے جو اللہ کے دین کے سلسلہ میں غیرت مند ہے، اور ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت سے مطالبہ کریں کہ وہ اس عظیم دین کی مدد کو آگے بڑھے اور اللہ اور اس کے رسول پر لگائے گئے ان اتہامات کو دور کرے۔

کافروں کے ان اتہامات والزامات کو ہم اپنے فاضل علماء، محترم مشائخ ، اپنے

وزیروں، نمائندوں اور ہر ذمہ دار کے سامنے رکھ رہے ہیں کہ وہ اس کفر کے سامنے حد قائم کریں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر لگائے گئے ان اتہامات پر روک لگائیں، تاکہ اللہ ہمارے قدموں کے نیچے سے زمین کو ہلا کر نہ رکھ دے۔ اور ہمارے ان بچوں و بچیوں کو بچانے کے لیے تیزی سے آگے آئیں جن سے ہمارے ملک میں قائم یہ غیر ملکی مدارس کھلواڑ کر رہے ہیں اور ان کی عقلوں، عقائد اور افکار پر شب خون مار رہے ہیں۔ معاملہ بہت سنگین ہے...... خبردار ہو، کیا میں نے پہونچا دیا۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔

حواشی و مراجع

۱- قرآنی آیت "وكنتم أمواتا فأحياكم، ثم يميتكم ثم يحييكم ثم إليه ترجعون"۔ البقرہ/ ۲۸ میں تغیر وتبدّل کرتے ہوئے الفرقان الحق کی نام نہاد آیت ہے "يا أيها الناس لقد كنتم أمواتا فأحييناكم بكلمة الإنجيل الحق ... ثم نحييكم بنور الفرقان الحق"۔ (مترجم)

۲- قرآنی آیت "يسئلونک عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتالٌ فيه كبير وصد عن سبيل الله وكفر به"- البقرہ/ ۲۱۷ کی نعوذ باللہ تردید کرتے ہوئے الفرقان الحق کہتا ہے "لقد افتريتم علينا كذبا بأنا حرمنا القتال فى الشهر الحرام ثم نسخنا ما حرمنا فيه قتالا كبيراً"۔ (مترجم)

۳- قرآنی آیت "يآيها الذين آمنوا هل ادلكم على تجارة تنجيكم من عذاب اليم. تومنون بالله ورسوله وتجاهدون فى سبيل الله باموالكم وانفسكم ذلكم خير لكم ان كنتم تعلمون"- (الصف: ۱۰-۱۱) کی تحریف ہے۔

۴- قرآن میں اللہ کے قول "فكلوا ممّا غنمتم حلالا طيبا واتقوا الله إن الله غفور رحيم"۔ الانفال/ ۶۹ کو وہ نعوذ باللہ شیطان سے منسوب کررہے ہیں۔ (مترجم)

۵- قرآنی آیت "كم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله"- البقرہ/ ۲۴۹ کو

انھوں نے اپنی مرضی کے مطابق تبدیل کرتے ہوئے کہا "وکم من فئة قليلة مؤمنة غلبت فئة كثيرة كافرة بالمحبة والرحمة والسلام" کردیاہے۔(مترجم)

۶- قرآنی آیت "ولا تقربوا الزنیٰ إنّه كان فاحشة وساء سبيلا" سورۃ الاسراء/ ۳۲، "فانكحوا ماطاب لكم من النساء مثنیٰ وثلاث ورباع (فان خفتم الّا تعدلوا فواحدة کوحذف کرکے) أو ما ملكت أيمانكم (سورۃ النساء/۳) اور طلاق کے بارے میں قرآنی آیات کوخلط ملط کرکے انھوں نے یہ نام نہاد آیت تیار کی ہےاور تعدد ازواج وطلاق کوزنا و بدکاری شمار کیا ہے۔(مترجم)

۷- قرآنی آیت "ومكروا و مكر الله والله خير الماكرين" سورہ آل عمران/ ۵۴) اور "ختم الله على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى أبصارهم غشاوة" (سورۃ البقرہ/ ۷) میں واضح طور پر تحریف کی گئی ہے۔(مترجم)

۸- قرآنی آیت "فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم "- سورۃ الانفال/ ۱۷) کوانھوں نے "وما قتلتموهم ولكن الله قتلهم" لکھا ہے۔(مترجم)

(مجلّہ 'الفرقان' کویت، شمارہ ۲۸۳،ص ص ۱۲-۱۶۔
۱۷/محرم ۱۴۲۵ھ مطابق ۸/ مارچ ۲۰۰۴ء)